غزل

جناب فضل احمد کریم فضلی

رخ بھلا زمانے کا وہ کہیں بدلتے ہیں — وہ جو خود زمانے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں

اور بڑھ گئی اب تو پائے شوق کی لغزش — تم جسے سہارا دو وہ کہاں سنبھلتے ہیں

سلسلہ امیدوں کا ختم ہو نہیں سکتا — اک چراغ بجھتا ہے سو چراغ جلتے ہیں

دل سے ہو، نظر سے ہو، دشت سے ہو، اور سے ہو — راستے محبت کے ہر طرف نکلتے ہیں

مہر و مہ جنھیں کہیے وقت کی یہ آنکھیں ہیں — وقت کی ان آنکھوں میں حادثات پلتے ہیں

آہ یہ مرے ارماں! ان کا حشر کیا کہیے — یا ہمیں نے پالے تھے یا ہمیں کچلتے ہیں

ہاں یہی تو ہیں جن کو قتلِ عام کا حق ہے — یہ جو بھولے بھالے سے سر جھکائے چلتے ہیں

ہائے وہ نظر فضلی جس نے دل کیا زخمی

ہائے زخم وہ دل کے جو غزل میں ڈھلتے ہیں